سوال

(462)قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ فوت شدگان کے ایصال ثواب یااپنے گھروں اور فیکٹریوں میں برکت کے لئے قرآن خوانی کراتے ہیں۔ ہمارے اہل حدیث مدارس کے شعبہ تحفیظ القرآن میں یہ سلسلہ موجودہے کہ بچوں کو قرآن خوانی کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا تعامل صحابہ رضی اللہ عنھم سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے ان دنوں بے شمار ایسی چیزیں دین میں داخل کرلی گئی ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں تھا۔ ان میں سے ایک مروجہ قرآن خوانی بھی ہے، اس کے ذریعے مردوں کو ثواب پہنچانے کا رواج عام ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ گھروں، فیکٹریوں اور مارکیٹوں میں برکت کے لئے بھی مدارس کے طلباء کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ مردوں کے لئے قرآن خوانی تو ایک کاروبار کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ دوسرے مزدوروں کی طرح قرآن خواں بھی بآسانی کرایہ پر مل جاتے ہیں۔ حالانکہ میت کے لئے قرآن خوانی نہ تو قرآن سے ثابت ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کہ ''انسان کے لئے صرف وہی ہے جو اس نے کوشش کی'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے متبعین نے اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ استنباط فرمایا ہے کہ قراءت قرآن کا ثواب فوت شدگان کو ہدیہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ وہ ان کی محنت وکوشش کا نتیجہ نہیں ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو مستحب قرار نہیں دیا ہے اور نہ ہی آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو کسی ظاہری حکم یا اشارے سے اس کی طرف راہنمائی کی ہے اور یہ طریقہ کسی صحابی سے بھی منقول نہیں ہے۔ اگر اس میں نیکی کا کوئی پہلو ہوتا تو وہ ضرور ہم سے پیش قدمی کرتے، نیک کاموں سے متعلق صرف کتاب وسنت پر اکتفا کیا جاتا ہے کسی کے ذاتی فتویٰ، قیاس یا رائے سے کوئی حکم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ دعا وصدقہ کا ثواب پہنچنے میں سب کا اتفاق ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس سلسلہ میں واضح ارشادات موجود ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر، ص:۲۵۸، ج۴]

اس طرح مکانات ودکانات میں خیر وبرکت کے لئے خود قرآن پڑھا جاسکتا ہے لیکن اس سلسلہ میں مدارس کے طلباء کی خدمات حاصل کرنا، قرآن خوانی کے بعد دعوت طعام کا اہتمام کرنا قرون اولیٰ سے ثابت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے ہمارے دینی معاملے میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں وہ مردود ہے۔'' [صحیح بخاری، کتاب الصلح: ۲۶۹۷]

لہٰذا ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:2 صفحہ:455